تشبہ بالکفار

ریسرچ اسکالر مولانا اللہ دتہ

(دوسری قسط)

۲۔تشبہ بالکفار جوحرام ہو۔

دینی معاملات جیسے عبادات اور معاملات وغیرہ میں کفار کے ساتھ بالقصد مشابہت اختیار کرنا حرام ہے اوراگرارادہ ونیت کے بغیر ہوتو حرام نہیں جیسا کہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی (۱) لکھتے ہیں: ''مردراتشبہ بہ زناں وزن راتشبہ بہ مرداں ومسلم راتشبہ بہ کفار وفساق حرام است'' (۲) یعنی مرد کوعورت کی مشابہت (لباس وغیرہ میں اختیار کرنا) اورعورت کو مردوں کی اور مسلم کو کفار اور فساق کی مشابہت اختیار کرنا حرام ہے۔''علامہ شیخ شہاب الدین احمد بن حجر مکیؒ نے تو تشبہ بالرجال یا تشبہ بالنساء کو بھی حرام قرار دیا ہے۔(۳) مفتی سید عبدالرحیم لاجپوری فرماتے ہیں'' کافروں اور فاسقوں کے لباس کے ساتھ جس درجہ کی مشابہت ہوگی اس درجہ ممانعت کا حکم عائد ہوگا جس لباس میں پوری مشابہت ہوگی وہ ناجائز اور حرام شمار ہوگا اور جس لباس میں تھوڑی مشابہت ہوگی وہ مکروہ شمار ہوگا۔(۴)

نوحہ یعنی میت کے اوصاف (خوبیاں) مبالغہ کے ساتھ (خوب بڑھا چڑھا کر) بیان کرکے آواز سے رونا جس کو بین (بھی) کہتے ہیں بالاجماع حرام ہے۔یوہیں واویلا'وامصیتاہ (یعنی ہائے مصیبت) کہہ کر چلانا' گریبان پھاڑنا'مونھ نوچنا'بال کھولنا'سر پرخاک ڈالنا'سینہ کوٹنا'ران پر ہاتھ مارنا یہ سب جاہلیت کے کام ہیں اورحرام۔ آواز سے رونا منع ہے اورآواز بلند نہ ہوتو اس کی ممانعت نہیں'بلکہ حضوراقدس ﷺ نے (اپنے لخت جگر) حضرت ابراہیم علیہ السلام کی وفات پر بکا فرمایا۔(یعنی آنسو بہائے) (۵)

۳۔تشبہ بالکفار جومکروہ وناجائز ہو۔

کفار کے ساتھ دینی معاملات سے ہٹ کر لباس'عادات اورمعاملات وغیرہ میں جو کہ کفار کے نہ تو شعار ہوں اورنہ وہ ان کو دینی لحاظ سے معظم ومتبرک سمجھتے ہوں تو ایسے معاملات میں کفار کی مشابہت

اختیار کرنا مکروہ تحریمی ہے۔حضرت سیدنا مالک بن دینار رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں:''اللہ عزوجل نے اپنے ایک نبی علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والسلام کی طرف وحی فرمائی اپنی قوم سے کہو کہ وہ نہ تو میرے دشمنوں کے ٹھکانوں میں داخل ہوا کرے نہ ہی میرے دشمنوں کا لباس پہنا کرے'نہ ہی میرے دشمنوں کی سواریوں پر سوار ہوا کرے اور نہ ہی میرے دشمنوں کے کھانے کھایا کرے کہ کہیں وہ لوگ ان کی طرح میرے دشمن نہ ہو جائیں(۶)

مفتی سید عبدالرحیم لاجپوری فرماتے ہیں''ایسا لباس جس میں کفار اور فساق سے تشبہ لازم آتا ہو مسلمان کے لیے پہننا مکروہ وممنوع ہے۔(۷)ایسا لباس جس کو پہن کر کفار سے مشابہت لازم آئے وہ تو ناجائز ہے ہی علماء نے تو ایسا لباس تیار کرنا بھی مکرو قرار دیا ہے چنانچہ علامہ ابن عابدین (۸) لکھتے ہیں:

امره انسان ان يتخدله خفاًعلى زى المجوس اوالفسقة اوخياطاًامره ان يتخد له ثوباً على زى الفساق يكره له ان يفعل لانه سبب التشبه بالمجوس والفسقة(۹)

یعنی کسی موچی سے کسی نے فرمائش کی کہ تو مجھ کو ایسا موزہ بنادے جو مجوسیوں یا فاسقوں کے انداز پر ہو یا درزی سے کہا کہ تو مجھے اہل فسق کا لباس تیار کردے تو ان پیشہ وروں کو ایسی چیز بنا کردینا شرعاً مکروہ ہے اس لیے کہ اس میں کفار اور فساق سے مشابہت ہوتی ہے۔

مولانا رشید احمد گنگوہی صاحب تشبہ بالکفار کی خرابیاں بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں''ایک بزرگ تھے کہیں جارہے تھے اتفاق سے ہندوؤں کے تہوار کا وہ دن تھا جس میں یہ لوگ حیوانات وغیرہ کو رنگتے ہیں یہ بزرگ پان کھارہے تھے راستہ میں ایک گدھا نظر پڑا جس پر رنگ نہ تھا انہوں نے اس پر تھوک دیا اور مذاق میں فرمایا تجھے کسی نے نہیں رنگا لے میں تجھے رنگ دوں۔ان کی وفات کے بعد کسی نے انہیں خواب میں دیکھا کہ سب حالات اچھے ہیں مگر منہ میں ایک سانپ لگا ہوا ہے اس شخص نے کہا حضرت کیا حال ہے؟فرمایا سب حال اچھا ہے مگر ایک دن گدھے پر پیک ڈال دی تھی اس میں گرفتاری ہوگئی اور حکم ہوا کہ ہمارے دشمنوں کے ساتھ مشابہت کیوں کی تھی سو عذاب میں مبتلا ہوں اور کئے کو بھگت رہا ہوں''(۱۰)مفتی محمود الحسن گنگوہی لکھتے ہیں''جو برتن یا کپڑا وغیرہ کسی غیر مسلم قوم کا مخصوص شعار ہو مسلمانوں کو اس سے حتی الوسع اجتناب چاہیے کیونکہ کفار کے ساتھ تشبہ منع ہے''۔(۱۱)

☆سب اعدائك لك ويتتم حسادك بساوى قيمتك طلنك اصبحت نبيئا مذكورا وبه جلد مهما.☆

۴۔تشبہ بالکفار جومکروہ وناپسندیدہ ہو۔

کفار کے ساتھ ایسی مشابہت جو کہ نہ تو دینی معاملات سے ہو اور نہ ہی کفار کا شعار ہو ایسی مشابہت ناجائز تو نہیں ہے لیکن ناپسندیدہ ضرور ہے مولانا رشید احمد گنگوہی اس تشبہ سے متعلق فرماتے ہیں ''کانپور میں کوئی نصرانی جو کسی اعلی عہدہ پر تھا مسلمان ہو گیا تھا مگر مصلحۃً چھپائے ہوئے تھا اتفاق سے اس کا تبادلہ کسی دوسری جگہ کو ہو گیا اس نے ان مولوی صاحب کو جن سے دین اسلام کی باتیں سیکھی تھیں اپنے تبادلہ سے مطلع کیا اور تمنا کی کہ کسی دیندار شخص کو مجھے دیں جس سے علم دین حاصل کرتا ہوں چنانچہ مولوی صاحب نے اپنے ایک قابل شاگرد کو اس کے ساتھ کر دیا۔ کچھ عرصہ بعد جب یہ نصرانی بیمار ہوا تو اس نے مولوی صاحب کے شاگرد کو کچھ روپے دیے اور کہا کہ جب میں مر جاؤں اور عیسائی مجھے اپنے قبرستان میں دفن کر آویں تو تم رات کو جا کر مجھے قبر سے نکالنا اور مسلمانوں کے مقبرہ میں دفن کر دینا چنانچہ ایسا ہی ہوا جب مولوی صاحب کے شاگرد نے حسب وصیت رات کو ان کی قبر کھولی تو دیکھا کہ اس میں وہ نصرانی نہیں البتہ مولوی صاحب پڑے ہیں وہ سخت پشیمان ہوا کہ یہ کیا ماجرا ہے میرے استاد یہاں کیسے ؟ آخر دریافت سے معلوم ہوا کہ مولوی صاحب نصرانیوں کے طور طریقوں کو پسند کرتے اور اچھا جانتے تھے۔ (۱۲)

۵۔تشبہ بالکفار جومباح ہو۔

کفار کے ساتھ جدید دنیوی معاملات میں تشبہ اختیار کرنا مباح ہے جیسے کہ جدید سائنسی ایجادات موبائل فون، کمپیوٹر، انٹرنیٹ، جنگی ساز و سامان اور علاج معالجے کی سہولیات وغیرہ میں ان کے ساتھ مطابقت کرنا اور اگر یہ چیزیں مسلمانوں سے میسر ہوں تو مسلمانوں سے ہی لینی چاہئیں۔

تشبہ اختیار کرنے کی وجوہات

مسلمانوں کے کفار سے تشبہ اختیار کرنے کی ویسے تو بہت سی وجوہات ہیں لیکن موجودہ دور کے تناظر میں مندرجہ ذیل چند اہم وجوہات یہاں ذکر کی جاتی ہیں:

ا۔مسلمانوں کے خلاف کفار کی سازشیں

کفار ہمیشہ سے اسلام اور اس کے پیروکاروں کے خلاف سازشیں کرنے میں مشغول ہیں آغاز اسلام

سے لے کر آج تک شائد ہی ان کا کوئی دن ایسا ہو(اور اگر ایسا کوئی دن مل جائے تو وہ بڑا خوش قسمت دن ہوگا) کہ جس دن انہوں نے اسلام اوراس کے ماننے والوں کے خلاف کوئی نہ کوئی سازش نہ کی ہواسلام کے خلاف آج تک جتنی بھی سازشیں ہوئیں ان میں کسی نہ کسی لحاظ سے کفار ضرور بالضرور شامل رہے ہیں۔کفار اپنے اس کام میں اپنی پوری طاقت'ہمت'محنت اورکوشش صرف کررہے ہیں اس لیے کہ ان کے نزدیک یہ ایک مقدس ترین کام ہے اسی لیے وہ اس کے لیے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں جانے دیتے'ان کی خواہش یہ ہے کہ وہ کسی طرح سے اسلام کواس دنیا سے ناپید کرنے میں کامیاب ہوجائیں ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم ان کی اس طرح کی تمام سازشوں کو سمجھیں اورناکام بنائیں جن کے پیچھے کسی نہ کسی صورت میں اسلام دشمنی پوشیدہ ہے قرآن ان کی سازشوں کے متعلق آگاہ کرتے ہوئے تنبیہ کرتا ہے:

(یـآیھـاالـذین آمنواان تطیعوا فریقاً من الذین اوتواالکتب یردوکم بعدایمانکم کفرین)(۱۳)

اے ایمان والو!اگرتم اہل کتاب کی کسی جماعت کی باتیں مانوگے تووہ تمہارے ایمان لانے کے بعد مرتد وکافر بنادیں گے۔

ایک اورجگہ اللہ رب العزت ان کی اتباع سے پرہیز کاحکم دیتے ہوئے ارشادفرمایا ہے:

(یآیھاالذین امنواان تطیعواالذین کفروایردوکم علی اعقابکم فتنقلبوا خسرین)(۱۴)

مومنو!اگرتم کافروں کاکہامان لوگے تووہ تم کو الٹے پاؤں پھیر(کرمرتدکر)دیں گے پھرتم بڑے خسارے میں پڑجاؤگے۔

ایک اورجگہ ارشادہوتا ہے:

(ولن ترضی عنک الیھودولاالنصری حتی تتبع ملتھم)(۱۵)

اورتم سے نہ تویہودی کبھی خوش ہوں گے اورنہ عیسائی یہاں تک کہ ان کے مذہب کی پیروی اختیار کرلو۔

یعنی ان کا مقصد تو مسلمانوں کواسلام سے پھیرنا ہے تاکہ وہ اسلام کوکمزورکرسکیں بلکہ وہ تو مسلمانوں کے بھی بدترین دشمن ہیں اورانہیں انتہائی ناگوارگزرتا ہے جب مسلمانوں کواللہ رب العزت کی طرف سے کوئی فضل'خیر یاانعام ملتاہے۔ارشادربانی ہے:

(مایود الذین کفروا من اهل الکتاب ولا المشرکین ان ینزل علیکم من خیر من ربکم)(۱۶)

جولوگ کافر ہیں اہل کتاب یا مشرک وہ اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ تم پر تمہارے پروردگار کی طرف سے خیر (وبرکت) نازل ہو۔

۲۔مسلمانوں میں اسلامی تعلیمات کی کمی:

سائنس وٹیکنالوجی کی اس ترقی یافتہ دور میں ویسے تو مذہب سے بیگانگی اور بے رخی کا رجحان بہت عام ہے مگر بہت سے لوگ پھر بھی ضرورتاً یا عادتاً یا وراثتاً یا عملاً اس سے وابستہ یا عمل پیرا ہیں چنانچہ دنیا میں کسی بھی مذہب کے ماننے والوں کو دیکھ لیجئے وہ اپنے مذہب کی تعلیمات سے کافی حد تک روشناس ہوں گے مگر مقابلتاً اسلام میں ایسے لوگوں کی تعداد کہیں زیادہ ہے جو کہ نہ تو بنیادی عقائد سے واقف ہیں اور نہ ہی دین کے بنیادی احکامات سے۔عام لوگوں کا تو کہنا ہی کیا جدید پڑھے لکھے لوگوں کی ایک بڑی تعداد ہے جو ضروریات دین کے نام تک سے واقف نہیں نہ سمجھتے ہیں کہ ضروریات دین کس بلا کا نام ہے اور نہ جاننے کی کوشش کرتے ہیں ۔جولوگ ضروریات دین سے ناآشنا ہیں ان سے یہ توقع رکھنا تو عبث ہی ہے کہ وہ حرام وحلال' فرائض وواجبات' سنن ومستحبات اور مکروھات ومباحات کا فرق بھی جانتے ہوں گے اور اللہ کے برگزیدہ نبی ﷺ کے طریقوں (سنت) سے بھی واقف ہوں گے چنانچہ یہی وجہ ہے کہ لوگ اسلامی تعلیمات کی کمی کی وجہ سے بڑی آسانی کے ساتھ تشبہ بالکفار میں مبتلا ہوجاتے ہیں۔

۳۔مسلمانوں میں عمل کی کمی:

اسلامی تعلیمات سے آگاہی کے بعد سب سے ضروری مرحلہ ان احکامات پر عمل کرنے کا آتا ہے مگر ایک خاص دینی طبقے کے سوا اکثر لوگ بے عملی کا شکار ہیں اور دین کے احکامات پر عمل نہیں کرتے 'ان لوگوں کے نزدیک تشبہ اختیار کرنے میں اور سنت سے روگردانی میں مختلف طرح کی دنیوی مصلحتیں شامل ہوتی ہیں۔چنانچہ کبھی تو یہ اپنے آپ کو جدید ترقی یافتہ ثابت کرنا چاہ رہے ہوتے ہیں اور کبھی بزعم خود احساس تفاخر کا شکار ہونے کی وجہ سے ایسا کرتے ہیں اور دنیا پر رعب ڈالنا چاہتے ہیں کہ ہم بڑے ماڈرن' تہذیب یافتہ اور سلجھے ہوئے لوگ ہیں۔لیکن اگر بنظر غائر دیکھا جائے تو ان سے بڑھ

کر مسکین کوئی نہیں ہوتا کہ دراصل یہ خود بڑی بری طرح کے احساس کمتری میں مبتلا ہوتے ہیں جس کی وجہ سے خود یہ نقالی کرتے ہیں اگر یہ خود کچھ ہیں تو بجائے لوگوں کی نقالی کرنے کے لوگوں کو اپنے پیچھے کیوں نہیں چلاتے پس ان کا ایسا کرنا ہی اس بات کی بین دلیل ہے کہ یہ خود بڑی بری طرح احساس کمتری کا شکار ہیں ورنہ یوں تشبہ کا شکار نہ ہوتے اور اگر تشبہ کرتے تو اس پاک اور برگزیدہ ہستی کی کہ جو باعث تخلیق کائنات ہیں اور جن کی نقالی دنیا اور آخرت میں فلاح وکامرانی کی ضمانت ہے ارشاد ربانی ہے:

(ومن یطع اللہ ورسولہ یدخلہ جنت تجری من تحتھاالانھر خلدین فیھاہ وذلک الفوز العظیم)(۱۷)

اور جو شخص خدا اور اس کے پیغمبر کی فرمانبرداری کرے گا خدا اس کو بہشتوں میں داخل کرے گا جن میں نہریں بہہ رہی ہیں وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے اور یہ بڑی کامیابی ہے۔

جو اللہ کے رسول ﷺ کی اطاعت کرے گا وہ اللہ کی رضا کو بھی پالے گا اور اس کے رضا کے مقام جنت کو بھی لیکن جو نافرمانی کرے گا اس کے متعلق ارشاد ہوتا ہے:

(ومن یعص اللہ ورسولہ ویتعدحدودہ یدخلہ نارا خالدافیھاہ ولہ عذاب مھین)(۱۸)

اور جو خدا اور اس کے رسول کی نافرمانی کرے گا اور اس کی حدوں سے نکل جائے گا اس کو خدا دوزخ میں ڈالے گا جہاں وہ ہمیشہ رہے گا اور اس کو ذلت کا عذاب ہوگا۔

رسول مکرم ومحتشم ﷺ کی نافرمانی کرنا اوران کے احکامات سے دل میں ناگواری محسوس یا دل کا تنگ ہونا ضعف ایمان کی علامت ہے(۱۹) اور اگر ان کو تسلیم نہیں کرتا اوران کو درست نہیں سمجھتا تو یہ کفر ہے ارشاد ربانی ہے:

(فلاوربک لایؤمنون حتی یحکموک فیماشجربینھم ثم لایجدوا فی انفسھم حرجاممافضیت ویسلموا تسلیما)(۲۰)

تمہارے پروردگار کی قسم یہ لوگ جب تک اپنے تنازعات میں تمہیں منصف نہ بنائیں اور جو فیصلہ تم کردو اس سے اپنے دل میں تنگ نہ ہوں بلکہ اس کو خوشی سے مان لیں تب تک مومن نہیں ہوں گے۔

۴۔مسلمانوں کا اسلامی تعلیمات سے اعراض

مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد جانتے بوجھتے ہوئے بھی اسلامی تعلیمات سے اعراض کرتی ہے اور یوں وہ تشبہ میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔اپنے اس عمل کی وہ بڑی عجیب وغریب تاویلات کرتے ہیں۔کبھی کہتے ہیں کہ اسلامی تہذیب چودہ سو سال پرانی ہے اس لیے یہ اب موجودہ زمانے کا ساتھ نہیں دے سکتی اور کیا اب ہم دقیانوس بن جائیں اور اس جدید دور میں آثار قدیمہ کا چلتا پھرتا مجسمہ نظر آئیں العیاذ باللہ عزوجل ۔چاہیے تو یہ تھا کہ اپنی کمی اور کوتاہی کا اعتراف کرتے الٹا اسلام پر اعتراض شروع کر دیئے۔اسلامی تعلیمات سے اعراض کی وجہ سے ہی مسلمان آج دنیا میں ذلیل ورسوا ہیں جیسے کہ اقبال نے کہا ہے کہ

وہ معزز تھے زمانے میں مسلماں ہوکر اور تم خوار ہوئے تارک قراں ہوکر

پس انہیں اللہ کے غصب سے ڈرنا چاہیے کہ کہیں ان کا یہ عمل ان کی آخرت برباد نہ کردے۔

۵۔مادیت پرستی کا رجحان

جوں جوں مادیت پرستی کا رجحان بڑھتا جارہا ہے توں توں دین سے اعراض بڑھتا جارہا ہے اس لیے بھی لوگ تشبہ کا شکار ہو جاتے ہیں بلکہ بعض لوگ تو اس کی وجہ سے اپنے آپ کو سراسر ایسا بنا لیتے ہیں کہ کہیں سے بھی مسلم معلوم نہیں ہوتے اور ان کو دیکھ کر ایسا لگتا ہے کہ جیسے یہ غیر مسلم ہوں شاید ایسے ہی لوگوں کے بارے میں اقبال نے کہا تھا

وضع میں تم ہو نصاریٰ تو تمدن میں ہنوذ یہ مسلماں ہیں جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود

۶۔مسلمانوں کی اخلاقی اور مادی کمزوریاں

مسلمان آج اخلاقی اور مادی لحاظ سے کمزور ہیں یہ کمزوری اور جن اسباب کو دعوت دے رہی ہوتی ہے ان میں سے ایک تشبہ بالکفار بھی ہے۔اور یہ اپنی اس کمزوری کو دور کرنے کے لیے قرآن وسنت سے رہنمائی لینے کی بجائے مغرب سے رہنمائی چاہتے ہیں اور بجائے اس کے کہ یہ اس غلیظ دلدل سے باہر نکلیں مسلمان پورے کے پورے اس دلدل میں دھنستے چلے جارہے ہیں اور کافر تو مسلمان کا بدترین دشمن ہے وہ یہ کب چاہے گا کہ مسلمان اس گڑھے سے باہر نکلے بلکہ اس کی تو پوری پوری کوشش ہے کہ

یہ اس میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے غرق ہو جائے یہ مسلمان ہی ہے کہ جو کلمہ اسلام پڑھنے کے باوجود کفار کا سا طرزِ زندگی رکھتا ہے اور نہ صرف رکھتا ہے بلکہ پسند بھی کرتا ہے کیا اسلام کے علاوہ کسی اور مذہب کے پیروکاروں میں سے کسی ایک بھی شخص کی مثال پیش کی جاسکتی ہے کہ جو کسی دوسرے مذہب کی پیروی کرر ہا ہو تو آخر اسلام کے چاہنے والے ہی ایسا کیوں کرر ہے ہیں؟**فاعتبروا یااولی الابصار**

....

۷۔فکری اورنظریاتی میادین میں مسلمانوں کی تنزلی

کسی بھی غالب فکر کی طرف دوسرے لوگوں کا رجحان ایک بدیہی عمل ہے چونکہ آج مسلمان فکری اورنظریاتی میدان کے ساتھ ساتھ سائنس وٹیکنالوجی کے میدان میں بھی پیچھے ہیں اس لیے بھی لوگ تشبہ کا شکار ہوتے ہیں عروج اسلام کے دور میں لوگ مسلمانوں کی نقل کرتے تھے اوران جیسا بنا فخر گردانتے تھے اورآج یہ وقت ہے کہ مسلمان کفار کی نقالی کرنے میں فخرمحسوس کرتے ہیں۔اور ہرصورت میں ان جیسا بنا چاہتے ہیں ۔ضرورت اس امر کی ہے کہ مسلمان اپنی تہذیب وثقافت پرفخر کریں اسی کواپنائیں اوراسی کوعام کریں اس لیے کہ یہ اللہ اوراس کے رسول ﷺ کومحبوب ومقصود ہے۔

۸۔منافقین کی سازشیں

یہودونصاری اور دیگر کفار کی طرح منافقین بھی اسلام کونقصان پہچانے میں پیش پیش ہیں تاریخ گواہ ہے کہ ظہور اسلام کے ساتھ ہی یہ گروہ بھی معرض وجود میں آیا اوراس وقت سے آج تک یہ گروہ اسلام کی بنیادوں کوکمزور کرنے میں مصروف عمل ہے عبداللہ بن ابی سلول سے لے کر عبداللہ بن سبا تک اور میر جعفرومیر صادق سے لے کر غلام احمد قادیانی تک کتنے منافقین ہیں جواسلام کے خلاف برابر سازشوں میں لگے ہیں انہی جیسے بدبخت لوگ تھے جنہوں نے ہمیشہ مسلمانوں کے اتحادواتفاق کو نقصان پہنچایا ان ناعاقبت اندیشوں کی سازشوں کا ہی نتیجہ ہے کہ آج اسلام دنیا میں مغلوب ہے ورنہ آج دنیا کا نقشہ یہ نہ ہوتا اگر آپس کا اتحادواتفاق قائم رہتا اورسلطان بایزید یلدرم اورامیر تیمور آپس میں نہ لڑتے اورمل کر اقوام یورپ کامقابلہ کرتے توآج کااکثر یورپ شائد مسلمان ہوتا میر جعفرومیر صادق نہ ہوتے تو آج برصغیر کے حالات مختلف ہوتے اور یہ سازشیں ہمیشہ سے تشبہ

بالکفار سے شروع ہوکر ان کی محبت ومودت پر ختم ہوتی ہے چنانچہ فوج میں انگریزی لباس اور وضع قطع متعارف کرانے کی وجہ سے ترکوں پر زوال آیا اور سلطان سلیم خان وسلطان مصطفیٰ خان معزول ہوئے۔(۲۱)

۹۔لارڈ میکالے کا مروجہ نظام تعلیم

سکول وکالجز کا مروجہ نظام تعلیم شاید تشبہ بالکفار کا سب سے بڑا سبب ہے جو آج ہماری نوجوان نسل کو اس آفت میں مبتلا کیے ہوئے ہے۔ان اداروں سے فارغ ہونے والا ایک نوجوان مومن کامل کی بجائے ایک کامل انگریز نظر آتا ہے۔چنانچہ آج سب سے زیادہ ضرورت اس نظام تعلیم اور نصاب تعلیم کی اصلاح کی ہے تاکہ ہمارا نوجوان سنت کا آئینہ دار بن جائے۔پروفیسر سید سلیمان اشرف اس نظام تعلیم کی خامیاں گنواتے ہوئے کہتے ہیں:''مقصود تو نئی تعلیم سے مقابلہ اقوام عیسائی کا تھا سو وہ تو حاصل نہ ہوا ہاں رہا سہا دین ومذہب تھا سو آزادی اور یوروپین تہذیب کا پوڈر اوس پر لگا اوس کی صورت بھی مسخ کردی۔(۲۲)

۱۰۔غربت

غربت انسان کو کفر کے دروازے تک لے جاتی ہے تو تشبہ تو اس سے بڑی معمولی بات ہے چنانچہ عیسائی مشنریز غریب لوگوں کو دولت کے بدلے عیسائیت کے شعار سکھا رہے ہیں یہ لوگ ان کو عیسائی تو نہیں بناتے لیکن مسلمان بھی نہیں رہنے دیتے۔سید سلیمان اشرف مسلمانوں کو نصیحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں''عزیز وہوشیار دین کی دولت ہاتھ سے جانے نہ پائے اس شاہانہ زندگی سے جو کفر کے ساتھ میسر آتی ہے ہزار درجہ وہ عسرت کی زندگی محبوب ہے جس میں چاشنی ایمان کی اور سوزش عشق الٰہی کی ہو''۔(۲۳)

۱۱۔دنیاوی علماء کے فتاویٰ

قدیم دور سے ہی علماء سوء جو کہ امراء یا حکمرانوں کا قرب پانے کے لیے یا چند ٹکوں کے لیے غلط قسم کے فتاوی جاری کردیتے ہیں ان کی وجہ سے جہاں اور بہت سے غلط قسم کے مسائل مسلمانوں میں عام ہوئے اور مسلمانوں میں تفرقہ اور پھوٹ کو رواج دیا وہیں ان میں سے ایک مسئلہ تشبہ بالکفار کا بھی

ہے۔جس کو ان علماء سوء نے رواج دیا اور لوگوں میں پھیلایا۔

تشبہ کی ممانعت کی وجہ

ایک بندہ مومن کا مقصد حیات رضائے خداوندی کا حصول ہے اور یہ اس وقت تک ممکن نہیں جب تک بندہ مومن اپنی زندگی کو اسلام کے ابدی اور زریں اصولوں کے مطابق استوار نہ کرلے۔اور اپنی مرضی اور خواہش کو ختم کر کے اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی مرضی اور خواہش کے تابع نہ کردے۔اسلام کا مفہوم ہی یہ ہے کہ اللہ کے حکم کے سامنے دل وجاں سے بلاچوں وچرا سر جھکا دینا(۲۴)چنانچہ جب بندہ مومن اسلام کے اس بنیادی اصول کو سمجھ لیتا ہے کہ اس مادر گیتی میں رہ کر وہ اس وقت تک رضائے خداوندی کی منزل تک نہیں پہنچ سکتا جب تک کہ وہ اسلامی احکامات کو اپنا اوڑھنا بچھونا نہیں بنالیتا۔اور یہ اس وقت تک ممکن نہیں جب تک کہ:......

ا۔وہ اپنی مرضی اور خواہشات کو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی مرضی کے تابع نہ کردے۔

ب۔اپنی زندگی کو اسلامی احکامات کے مطابق ڈھال نہ لے۔

ج۔بلکہ اس کی زندگی ایسی مثالی ہو کہ وہ سنت کا عملی نمونہ ہو۔اور اس کے ہر ہر عمل سے خوشبوئے رسول آتی ہو جسے سونگھ کر عشاق کی مشام جاں معطر ہو جائے۔

اللہ رب العزت اور اس کے رسول ﷺ کے احکامات میں سے ایک حکم مشابہت کفار سے اجتناب کا اور مخالفت کفار کے ارتکاب کا بھی ہے۔

ا۔تشبہ بالکفار کی ممانعت مختلف وجوہ سے صاف ظاہر ہے۔اور کسی ذی فہم پر اس کی خرابیاں مخفی نہیں ہوں گے۔پہلی وجہ تو اس کی ممانعت کی یہ ہے کہ یہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے طریقے ''صراط مستقیم'' کے خلاف ہے اور ہمیں اس راستے پر چلنے کا حکم ہے۔بلکہ ہمیں پانچوں نمازوں میں اس راستے پر چلنے اور اس کی دعا کرنے کا حکم ہے۔ارشاد ربانی ہے:

﴿اهدنا الصراط المستقيم﴾(۲۵) ہم کو سیدھے راستے پر چلا۔

اس کے تحت تفسیر بیضاوی میں ہے:

لاخفاء فيه ان الطريق المستقيم مايكون طريق المؤمنين(۲۶)

بلاشبہ صراط مستقیم مومنوں کی راہ ہے۔

☆من اعظم ابواب السعادة دعاء الوالدين فاغتنمه ببرهما ليكون لك دعاؤهم حصنا حصينا من كل مكروه.☆

اورتفسیرخزائن العرفان میں ہے:''صراط مستقیم سے طریق مسلمین مراد ہے جن امور پر بزرگان دین کا عمل رہا ہو وہ صراط مستقیم میں داخل ہے۔''(۲۷)

﴿ومن یعتصم باللہ فقدھدی الی صراط مستقیم﴾(۲۸)

اورجس نے خدا(کی ہدایت کی رسی) کومضبوط پکڑلیا وہ سیدھے راستے لگ گیا

۲۔تشبہ بالکفار کی ممانعت کی دوسری بڑی وجہ یہ ہے کہ جس وحدہ لاشریک کو ہم اپنا معبود حقیقی مانتے ہیں اسی خدائے برترنے ہمیں کفار کی پیروی'مشابہت یا مماثلت سے روکا ہے اوران جیسا بننے سے منع فرمایا ہے چنانچہ ایمان والوں کوچاہیے کہ خالق ارض وسماء کی بات پر عمل کریں تاکہ صحیح معنوں میں اس کے بندے کہلاسکیں ارشاد ربانی ہے

﴿ولاتکونوا کالذین نسوا اللہ فانسھم اولئک ھم الفسقون﴾(۲۹)

اوران لوگوں جیسے نہ ہونا جنہوں نے خدا کو بھلا دیا تو خدا نے ایسا کردیا کہ خود اپنے تئیں بھول گئے یہ بدکردار لوگ ہیں۔

اس آیت میں کہا جارہا ہے کہ اللہ رب العزت کے ذکر سے غافل ہوجانا ایمان والوں کا شیوہ نہیں ہے اس لیے کہ پہلی قومیں اللہ کے ذکر یعنی نماز سے غافل ہوگئی تھیں اس لیے ہمیں ان جیسا بننے سے روکا جارہا ہے ایک اور مقام پر اللہ رب العزت ایمان والوں کو نبی ﷺ کا ادب واحترام کرنے کا اوران کی دل آزاری نہ کرنے اوران کوتکلیف نہ دینے کا حکم دے رہا ہے کہ یہ بھی بنی اسرائیل کی گھناؤنی حرکات میں سے ہے کہ انہوں نے اپنے انبیاء کی توہین کی اس لیے امت مسلمہ کوان جیسا بننے سے روکا جارہا ہے ارشاد ربانی ہے:

﴿یآیھا الذین آمنوا لاتکونوا کالذین آذوا موسی فبراہ اللہ مما قالوا وکان عنداللہ وجیھا﴾(۳۰)

مومنو!تم ان لوگوں جیسے نہ ہونا جنہوں نے موسی کو(عیب لگا کر) رنج پہنچایا تو خدا نے ان کو بے عیب ثابت کیا اوروہ خدا کے نزدیک آبرو والے تھے۔

یونہی مشرکوں جیسا بننے سے بھی منع کیا جارہا ہے اوراس سے پہلے نماز کی ادائیگی کا حکم دے کر بتایا جارہا ہے کہ موحد اورمشرک کے درمیان فرق کرنے والی بنیادی چیز نماز ہے جونمازی ہے وہی موحد ہے اورجو بے نمازی ہے وہ مشرک کی سی صفت رکھتا ہے ارشاد ربانی ہے:

﴿منیبین الیه واتقوه واقیمواالصلوة ولاتکونوامن المشرکین ﴾(۳۱)

مومنو! اسی (خدا) کی طرف رجوع کئے رہواوراس سے ڈرتے رہواور نماز پڑھتے رہواور مشرکوں میں نہ ہونا تو کہیں حضرت شعیب علیہ الصلوۃ والسلام کی قوم کی طرح کم تولنے والوں کی طرح ہونے سے ممانعت کی جارہی ہے اور پوراتولنے کاحکم دیاجارہاہے ارشادربانی ہے:

﴿اوفواالکیل ولاتکونوامن المشرکین ہ وزنوا بالقسطاس المستقیم ﴾(۳۲)

(دیکھو) پیمانہ پورا بھرا کرواور نقصان نہ کیا کرواور ترازوسیدھی رکھ کرتولا کرو

اور کہیں اس خرقانامی عورت کی مثال دے کر سمجھایاجارہاہے کہ ایک کام کرنے کاخودہی حلف دیتے ہو پھر خودہی اسے توڑ دیتے ہوایسامت کروارشادربانی ہے

﴿ولاتکونواکالتی نقضت غزلهامن بعد قوة انکاثا﴾(۳۳)

اوراس عورت کی طرح نہ ہوناجس نے محنت سے تو سوت کاتا پھراس کوتوڑتوڑکرٹکڑےٹکڑے کرڈالا۔

اور کہیں مغروروں اور سرکشوں کی طرح بننے سے روکاجارہاہے ارشادربانی ہے:

﴿ولاتکونواکالذین خرجوامن دیارهم بطراورئاء الناس ویصدون عن سبیل الله والله بمایعملون محیط ﴾(۳۴)

اوران لوگوں جیسے نہ ہوناجواتراتے ہوئے (یعنی حق کامقابلہ کرنے کے لئے) اورلوگوں کودکھانے کے لئے گھروں سے نکل آئے اورلوگوں کوخدا کی راہ سے روکتے ہیں۔اور جواعمال یہ کرتے ہیں خداان پراحاطہ کئے ہوئے ہے۔..................(جاری ہے)

حواشی

۱۔شیخ جلال الدین کبیراولیائے چشتیہ کی اولادمیں سے ہیں علوم عقلیہ وعلوم نقلیہ اورفقہ واصول میں مرتبہ اجتہادکوپہنچے ہوئے تھے علم تفسیروکلام اورتصوف میں یدطولی حاصل تھاشاہ عبدالعزیزآپ کوبیہقی وقت کہاکرتے تھے میرزامظہرجانجاناں سے بیعت ہوئے جوکہاکرتے تھے کہ اگرقیامت کے دن خدانے پوچھاکہ میرے لیے کیالائے ہوتومیں ثناء اللہ کوپیش کروں گا۔آپ کثیرالتصانیف بزرگ ہیں آپ کی تفسیرمظہری مشہورخلائق ہے۔(دیکھئے حدائق الحنفیہ ص۴۸۴)

۲۔پانی پتی' قاضی ثناء اللہ' م ۱۲۲۵ھ' مالا بدمنہ ص ۱۳۲' مترجم کفیل الرحمٰن' مکتبہ رحمانیہ اردو بازار لاہور

۳۔دیکھئے: ابن حجر' شیخ شہاب الدین احمد' م ۹۷۴ھ' الزواجر عن اقتراف الکبائر ج۱ ص ۲۹۸' المکتبۃ العصریۃ صیدا بیروت' لبنان' سنۃ النشر ۱۴۲۰ھ بمطابق ۱۹۹۹

۴۔لاجپوری' مفتی سید عبدالرحیم' فتاوی رحیمیہ ج۱۰ ص ۱۶۱' دارالاشاعت اردو بازار کراچی' اشاعت ۲۰۰۳ء' ط ندارد'

۵۔ملتقطا: اعظمی' مولانا امجد علی' م ۱۹۴۸ء' بہار شریعت ج۱ ص ۳۴۱'

۶۔ابن حجر' شیخ شہاب الدین احمد' م ۹۷۴ھ' الزواجر عن اقتراف الکبائر ج۱ ص ۲۵'

۷۔لاجپوری' مفتی سید عبدالرحیم' فتاوی رحیمیہ ج۱۰ ص ۱۵۶'

۸۔آپ فقیہ اور اصولی تھے ۱۱۹۸ھ کو دمشق میں پیدا ہوئے اور ۲۱ ربیع الثانی ۱۲۵۲ھ کو اسی شہر میں وفات پائی کثیر التصانیف بزرگ ہیں جن میں سے ردالمحتار علی الدرالمختار علی تنویر الابصار' عقود اللآلی فی الاسانید العوالی' العقود الدریۃ فی تنقیح الفتاوی الحامدیۃ' حاشیۃ الاسحار علی شرح افاضۃ مشہور ہیں۔(دیکھئے معجم المولفین ج۹ ص ۷۷)

۹۔ابن عابدین' محمد امین بن عمر بن عبدالعزیز عابدین الدمشقی الحنفی م ۱۲۵۲ھ' ردالمحتار علی الدرالمختار' فصل فی البیع' ج۶ ص ۳۹۲' دارالفکر بیروت' الطبعۃ: الثانیۃ' ۱۴۱۲ھ بمطابق ۱۹۹۲ء'

۱۰۔میرٹھی' عاشق الٰہی' تذکرۃ الرشید ج۲ ص ۲۵۰' ادارہ اسلامیات انارکلی لاہور' ط ندارد' اشاعت ۱۹۸۶ء'

۱۱۔گنگوہی' مفتی محمود الحسن' فتاوی محمودیہ ج۵ ص ۱۸۶' کتب خانہ مظہری گلشن اقبال کراچی' اشاعت ۱۹۸۶ء' ط ندارد'

۱۲۔میرٹھی' عاشق الٰہی' تذکرۃ الرشید ج۲ ص ۲۵۰'

۱۳۔سورۃ آل عمران آیت ۱۰۰'

۱۴۔سورۃ آل عمران آیت ۱۴۹'

۱۵۔سورۃ البقرۃ آیت ۱۲۰'

۱۶۔سورۃ البقرۃ آیت ۱۰۵'

۱۷۔سورۃ النساء آیت ۱۳

۱۸۔سورۃ النساء آیت ۱۴

۱۹۔محمد شفیع' مفتی' م ۱۹۷۶ء' معارف القرآن ج۲ ص ۱۰۵' ادارۃ المعارف کراچی نمبر ۱۴' ط جدید' ۱۴۱۴ھ بمطابق ۱۹۹۴ء'

☆عش حیاۃ البساطۃ وایاک والرفاھیۃ والاسراف والبذخ فکلما ترفہ الجسم تعفنت الروح۔☆

۲۰۔سورۃ النساء آیت ۶۵

۲۱۔دیکھیئے :اشرف، پروفیسر سید سلیمان، البلاغ ص ۱۸، ادارہ پاکستان شناسی لاہور، ط دوم، اشاعت ۲۰۱۰ء،

۲۲۔اشرف، پروفیسر سید سلیمان، البلاغ ص ۱۹،

۲۳۔اشرف، پروفیسر سید سلیمان، البلاغ دوسرا مضمون، ص ۴۷،

۲۴۔ماخوذ: جرجانی، علی بن محمد بن علی الزین الشریف، م ۸۱۶ھ، کتاب التعریفات، باب الف، ج ۱ ص ۲۳،

۲۵۔سورۃ الفاتحہ آیت ۵،

۲۶۔بیضاوی ،ناصرالدین ابوسعید عبداللہ بن عمر بن محمد الشیرازی ،م ۶۸۵ھ، انوار التنزیل واسرار التاویل ج ۱ ص ۳۰، محقق محمد عبدالرحمٰن المرعشلی ،دار احیاء التراث العربی بیروت، الطبعۃ الاولی ۱۴۱۸ھ،

۲۷۔مرادآبادی، مولانا نعیم الدین، م ۱۳۶۷ھ، خزائن العرفان ص ۱۰۹۲، ضیاالقرآن پبلی کیشنز لاہور، ط ندارد،

۲۸۔سورۃ آل عمران آیت ۱۰۱،

۲۹۔سورۃ الحشر آیت ۱۹

۳۰۔سورۃ الاحزاب آیت ۶۹

۳۱۔سورۃ روم آیت ۳۱

۳۲۔سورۃ الشعرا آیت ۸۲۔۱۸۱،

۳۳۔سورۃ النحل آیت ۹۲

۳۴۔سورۃ الانفال آیت ۴۷

مغربی دانشوروں کا اسلام کو خراجِ عقیدت

تالیف :رضی الدین سید

نیشنل اکیڈمی آف اسلامک ریسرچ کراچی

رابطہ: 03212524561

☆حافظ علی اذکار المناسبات فانها حفظ لك وصيانة وفيها من الاسرار والارشاد ما يصلح به يومك.☆